عقیدہ ختم نبوت میں محمد متین خالد کی تصانیف کا تعارفی جائزہ

A Research Review of The Writings of Muhammad Mateen Khalid in context of Aqeedah Khatam-e-Nubuwat

Mrs. Shazia
Assistant Professor Islamic Studies Department GCWUF
Email: shazia.adnan81@gmail.com
Hira Tariq
Visiting Lecturer Islamic Studies Department GCWUF
Email: hiratariq@gcwuf.edu.pk

Abstract

End of prophethood is considered as a basic tenet and belief of Islam. Prophets and messengers have been sent to guide people in different period and time. The series of Prophets started with Adam (pbuh) and the holy Prophet Muhammadﷺ is the one who completes the chain of Prophet hood. This fact has been proved from Quran and sunnah . Now there is a consensus of the ummah on the apostasy of anyone who claims to be a prophet. The Muslim ummah in every age has paid great attention to the protection of this belief and resolutely resisted any misinterpretation in its protection. The great leaders of ummah has compiled many books in defense of this belief in order to protect the ummah from intellectual and practical misguidance. Thus, in this day and age ,the active researcher and writer in this field is Muhammad Mateen khalid who has written many prominent works on this subject. His work helps in understanding the importance of protecting the end of prophecy and also the in-depth study of the origin and evolution of Qadianism which is also known in this age the denial of the end of prophethood. This article will review his writings.

Keywords: Prophets, Apostasy , Muhammad(P.B.U.H), End of prophethood, Muhammad Mateen khalid, Qadianism

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی اساس و بنیاد ہے۔ اور دین کی عمارت بڑی حد تک اس عقیدے پر ہی قائم ہے۔ اس عقیدے کی رو سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک ہر قوم اور طبقے کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ رب کائنات کی طرف سے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے ہر دور میں انبیاء اور رسول بھیجے گئے۔ اس سلسلے کی ابتداء حضرت آدمؑ سے ہوئی اور اختتام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا۔ یہ اسلام کا ایک متفقہ اور قطعی عقیدہ ہے جس پر چودہ سو سالوں سے مسلمانوں کا اتفاق ہے اس عقیدے میں نہ تو کسی تاویل کی گنجائش ہے اور نہ ہی تخصیص کی کسی بھی قسم کی تخصیص یا تاویل کرنے والوں کے کفر وارتداد پر امت کا اجماع ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ مخالفین و منکرین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہی اس دین کو مٹانے کے لیے سر توڑ کوششیں شروع کر دیں۔ اور ان کوششوں کے نتیجے میں اس امت میں نت نئے فتنے ابھرتے

رہے۔ ان فتنوں میں ہی ایک بڑا فتنہ انکار ختم نبوت ہے۔ انکار ختم نبوت کا فتنہ کوئی نیا فتنہ نہیں ہے یہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں ہی سر اٹھا چکا تھا۔ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کے خلاف اٹھائے گئے اقدامات آپ ﷺ ہی کی رہنمائی کے موافق تھے۔ اور آج کے دور میں اس فتنے کا دوسرا نام فتنہ قادیانیت ہے۔ انیسویں صدی کے اواخر میں برپا ہونے والے اس فتنے کی جڑیں نبی کریم ﷺ کے عہد میں اٹھنے والے انکار ختم نبوت کے فتنے سے ہی ملتی ہیں۔ اس فتنے نے اتحاد امت کو جتنا نقصان پہنچایا اس میں جس قدر افتراق و انتشار پیدا کیا اس کی نظیر نہیں ملتی۔ قرآن اور حدیث ہدایت کے ایسے مآخذ ہیں جو قیامت تک کے لیے رہنمائی دینے کے لیے کافی ہیں۔ قرآن اور حدیث میں متعدد آیات واحادیث مبارکہ عقیدہ ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ ان کا جائزہ لینے سے قبل عقیدہ ختم نبوت کے لغوی و اصطلاحی مفہوم کا جاننا بھی افادیت سے خالی نہیں ہو گا تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ عقیدہ ختم نبوت کے لفظ کو اکابرین امت اور اہل زبان کس معنی میں لیتے ہیں:

عقیدہ کا معنی و مفہوم:

دین کی عمارت عقیدہ پر ہی استوار ہوتی ہے اور یہ عقیدہ ہی ہوتا ہے جس کا اثر عمل سے نظر آتا ہے۔ عقیدہ کے معنی کی وضاحت مختلف لغات میں عمدہ انداز سے مذکور ہے:

"القاموس الوحید" میں عقیدہ کے معنی یوں ذکر ہوئے ہیں:

"عقیدہ ایسا فیصلہ یا نظریہ جس کے ماننے والوں کے لئے اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو یعنی کسی بھی بات کا پختہ یقین ہونا۔"(1)

مختصر یوں کہا جاسکتا ہے کہ عقیدہ پختہ اعتقاد، یقین اور ناقابل تردید نظریے کا نام ہے۔

خاتم کا معنی و مفہوم:

لفظ خاتم کا مادہ ختم سے ہے۔ جس کے معنی ہیں مہر لگانا اور کسی چیز کے آخر تک پہنچنے اور ختم کرنے کے ہیں۔

"لسان العرب" لغت کی مستند اور معروف کتاب ہے اس کی عبارت یوں ہے:

"ختام القوم وخاتمهم و خاتمهم و آخرهم عن اللحياني و محمد صلى الله عليه وسلم خاتم الانبياء عليه وعليهم الصلاه والسلام"(2)

ترجمہ: (خاتم القوم بالکسر اور خاتم القوم بالفتح کے معنی آخر القوم کے ہیں۔ اور ان معنی کو لحیانی سے نقل کیا جاتا ہے محمد ﷺ خاتم الانبیاء یعنی آخر الانبیاء ہیں۔)

اس عبارت سے یہ وضاحت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ یعنی کہ نبیوں کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔

خاتم کا اصطلاحی مفہوم:

عقیدہ ختم نبوت پر ایمان دین اسلام کے مکمل ہونے پر یقین کا دوسرا نام ہے۔ اسلام کے دو بنیادی اصول اللہ کو وحدہ لاشریک ماننا اور نبی کریم ﷺ کی رسالت پر نہ صرف اعتقاد رکھنا بلکہ آپ کو آخری نبی ماننا بھی ہے۔ دین کی عمارت بڑی حد تک ان دو بنیادی اصولوں پر ہی کھڑی ہے۔ اس عقیدے کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کو قیامت تک کیلئے رہنما مانا جائے اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو ہدایت کا آخری اور واحد منبع مانا جائے۔

"مولانا محمد ادریس کاندھلوی" یوں تحریر کرتے ہیں:

"لفظ خاتم کلام عرب میں دو معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ جن میں ایک معنی تو حقیقی ہیں۔ اور ایک مجازی ہیں خاتم کے حقیقی معنی آخر کے ہیں جو سب کے بعد ہو اور خاتم کے مجازی معنی افضل اور اکمل کے ہیں۔ اور افضل اور اکمل اس شے کو کہتے ہیں جس پر کمال اور فضیلت ختم ہو جائے اور وہ فضل اور کمال میں بے مثال ہو کوئی اس کا ثانی نہ ہو۔"(3)

اس عبارت کے مطابق لفظ خاتم النبیین کو حقیقی معنی میں لیا جائے یا مجازی معنی میں دونوں طرح سے ہی درست ہے یعنی آپ ﷺ آخری نبی بھی ہیں اور تمام کمالات و فضائل بھی آپ ﷺ پر ختم ہیں۔

نبوت لفظ کی لغوی تفہیم:

نبوت اور رسالت انسان کی جتنی بھی اہم اور بنیادی ضروریات ہیں ان میں سب سے بڑھ کر ہے۔ انسان کی تخلیق سے لے کر مختلف ادوار میں نظام عالم کی باطنی و ظاہری اصلاح کے لئے نبوت کا منصب اللہ کے خاص بندوں کو عطا کیا جاتا رہا اور وہ لوگوں کی ہدایت و رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ جب دین کی حفاظت کے اسباب پیدا ہو گئے تو آپ ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا گیا۔ اور آپ ﷺ پر نبوت و رسالت کے باب کو بند کر دیا گیا۔ نبوت لفظ کی وضاحت میں "ابراہیم انیس" لکھتے ہیں:

"النبوه سفاره بين الله عز وجل وبين ذوي العقول لازاحه عللها والاخبار عن الشيء قبل وقته حزر او تخمينا"(4)

ترجمہ: (نبوت: نبی سفیر ہوتا ہے اللہ اور صاحب عقل مخلوق کے درمیان تاکہ وہ اس کی جانب سے وقت سے پہلے لوگوں کو کسی چیز کے متعلق آگاہ کرے ڈرانے کے لیے اور تیاری کے لیے۔)

عقیدہ ختم نبوت از روئے قرآن:

قرآن دین اسلام کا اولین اور بنیادی ماخذ ہے جو دین کے ہر گوشے کے بارے میں رہنمائی دیتا ہے۔ اس میں دین کے تمام اصول اور کلیات درج ہیں۔ قرآن میں ہی عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے ایک سو سے زائد آیات موجود ہیں جو

اس عقیدے کو بڑے واضح انداز میں بیان کرتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (5)

ترجمہ: (محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔) قرآن کریم میں سورۃ احزاب کی یہ آیت ختم نبوت کے باب میں بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت از روئے احادیث:

دین اسلام میں قرآن کے بعد احادیث رسول ﷺ کا درجہ ہے۔ دو سو کے قریب متواتر احادیث اس ضمن میں منقول ہیں جو اس مسئلہ کے بارے میں مکمل رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ حدیث رسول ﷺ میں یوں مذکور ہے:

"قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتیٰ تلحق قبائلُ من امتی بالمشرکین وَ حَتَّی یَعْبُدُوالاَوْثَانَ وَاِنَّهُ سَیَکُونَ فِی اُمَّتِی ثَلَاثُونَ کَذَّابُونَ کَلهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِی، وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِینَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی"(6)

ترجمہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبیلے مشرکین سے مل جائیں اور بتوں کی پرستش کریں اور میری امت میں عنقریب تیس جھوٹے دعوے دار نکلیں گے اور ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔)

اس حدیث رسول ﷺ سے عقیدہ ختم نبوت کی پوری طرح وضاحت ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں ایسے محافظین ومجاہدین پیدا کیے جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں اپنا بھرپور حصہ ڈالا اور کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ ان مجاہدین نے اس فتنے کے آغاز سے ہی باطل قوتوں کے مذموم وار سے امت کو نہ صرف آگاہ کیا بلکہ نامساعد حالات کے باوجود بھی ان مجاہدین ختم نبوت نے ڈٹ کر اس کا مقابلہ کیا۔ ایسے علماء کا وجود امت کے لئے نعمت سے کم نہیں۔ جنہوں نے امت کو گمراہی کے گڑھے میں گرنے سے بچایا۔ ایسے علماء کی فہرست خاصی طویل ہے۔ اس ضمن میں مولانا انور شاہ کاشمیری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، رشید احمد گنگوہی امام احمد رضا خان بریلوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی اور محمد یوسف لدھیانوی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر جہاں عملی کاوشوں کا ایک خاص اثر ہے وہاں علمی سرگرمیاں بھی بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ اس فتنے کے آغاز سے ہی اس کے دجل وفریب کے پردے کو فاش کرنے کے لئے لیے اکابرین امت نے ان کے گمراہ کن عقائد کو بنیاد بنا کر نہ صرف مباحثے ومناظرے کئے۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تالیفات بھی منظر عام پر آئیں۔ جس کا مقصد امت کو فکری وعملی گمراہی سے بچانا تھا۔

تعارف: محمد متین خالد

محمد متین خالد تحصیل پپلاں ضلع میانوالی میں 5 اکتوبر 1960ء میں پیدا ہوئے۔ ننکانہ صاحب میں آپ کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ اور وہاں پر ہی گرونانک ڈگری کالج سے بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ جب عملی زندگی کا آغاز کیا تو سٹیٹ بینک میں ملازمت اختیار کی اور دوران ملازمت ہی پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے اسلامیات کی ڈگری حاصل کی۔ 1984ء میں باقاعدہ طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن بنے۔ اور اس وقت سے آج تک اس جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں اور پوری قوت اور طاقت سے اس میدان میں سرگرم عمل ہیں۔ اور اسلاف کی روایت کو جاری رکھتے ہوئے عصری تقاضوں کو مد نظر رکھ کر تصنیف و تالیف کا کام کر رہے ہیں جس کا مقصد قادیانیت کو بے نقاب کرنا ہے۔ ان کی اس موضوع پر 60 کے قریب مفصل اور مختصر تصانیف اور رسائل ہیں جو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو جاننے میں اور قادیانی مذہب کے گہرائی سے مطالعہ میں معاون ہیں۔ ان کی کتب قادیانی آغاز وارتقاء، کفریہ عقائد اور مذموم اخلاق و کردار کا نہ صرف احاطہ کرتی ہیں۔ بلکہ ان کو عام فہم انداز سے سمجھنے میں مدد بھی دیتی ہیں۔ ان کی نمایاں تصانیف میں ثبوت حاضر ہیں، قادیانیت برطانوی سامراج کا خود کاشتہ پودا، قادیانیوں کو لاجواب کیجیے!، قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ، ختم نبوت اہمیت اور فضیلت، قادیانیت سے اسلام تک اور کامیاب مناظرہ وغیرہ شامل ہیں۔ ان کتب میں مصنف نے مستند قادیانی کتب کے حوالہ جات کے ساتھ قادیانی تضادات کو پیش کر کے حقائق کا احاطہ کرنے کی نہ صرف سعی کی ہے بلکہ قادیانیوں کے نام نہاد خود ساختہ اسلام کے لبادے میں چھپے قابل اعتراض اخلاق و کردار کو عیاں کرتے ہوئے قادیانیوں کو چیلنج کیا ہے۔ ان کی تصانیف میں جوش کے ساتھ دلیل کی جھلک بھی نمایاں ہے اور ان کی تصانیف مسلم مناظرانہ ادب کا اہم اثاثہ سمجھی جاتی ہیں۔(7)

ذیل میں مصنف کی عقیدہ ختم نبوت میں تصانیف میں سے کچھ اہم تصانیف کا جائزہ پیش کیا جائے گا:

ا۔ ثبوت حاضر ہیں!:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان سے اکتوبر 1997ء میں چھپ کر منظر عام پر آنے والی یہ کتاب 872 صفحات اور 16 ابواب پر مشتمل ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں مزید قابل ذکر اضافے کر کے ثبوت حاضر ہیں! کہ نام سے ہی چار جلدوں میں دو جلدیں 2010ء میں اور دو جلدیں 2011ء میں علم و عرفان پبلشرز، لاہور سے دوبارہ شائع کیں۔ اور اب یہ کتاب 4288 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ مصنف کی ایک بہت ہی معروف کتاب ہے اور یہ کہا جائے کہ یہ کتاب ان کی وجہ شہرت بھی ہے تو یہ بے جا نہ ہو گا اور اس کتاب کے مقصد تالیف کے بارے میں مصنف لکھتے ہیں:

"ایک عرصے تک مجھے تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کارکن کی حیثیت سے کام کرنے کی سعادت حاصل رہی ہے اپنی تبلیغی جدوجہد کے دوران بے شمار تجربات ومشاہدات سے گزرنا پڑا ایک مشکل یہ پیش آتی کہ ہر وہ شخص جس سے قادیانیت کے کفریہ عقائد وعزائم پر بحث ہوتی اس کا پہلا مطالبہ یہ ہوتا کہ اصل حوالہ جات دکھائے جائیں ایسے حوالہ جات اور ثبوت اس کے لیے دلچسپی اور حیرانی کا باعث ہوتے ایسے میں ایک ایسی کتاب کی شدت سے ضرورت محسوس ہوئی جسے پڑھ کر ہر شخص قادیانیت کے عقائد وعزائم سے آگاہ ہو سکے اور جو عام رسمی انداز کی کتاب نہ ہو بلکہ ایک ایسی تحقیقی کاوش ہو جو اپنے اندر ٹھوس اور مضبوط دلائل لیے ہوئے ہو اور اس کے بعد کسی بھی شخص کے لئے قادیانیوں کے کفریہ عقائد وعزائم سے انکار کی گنجائش نہ ہو۔"(8)

اس کتاب میں مصنف مناظرانہ اسلوب اختیار کرتے ہوئے مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد اور گستاخانہ کلمات کو اس کی کتب کے حوالوں کے ساتھ زیر بحث لائے ہیں۔ اور صرف اس پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کی کتب سے عکسی شہادتوں کو بھی پیش کیا ہے۔ اور نمبر شمار لگا کر کفریہ عبارت کا ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ اس کا حوالہ دیا ہے۔ اس طرح سے مصنف نے اپنے دلائل کو ناقابل تردید بنایا ہے۔ کتاب کا ہر باب الگ موضوع کا احاطہ کرتا ہے۔ اس کتاب کی جلد اول میں 20 ابواب ہیں۔ مصنف نے باب اول میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت سے قبل کے عقیدے کو اس کی تحریروں کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ وہ بھی خاتم النبیین کے انہی معنی کا ہی قائل تھا جن پر اجماع امت ہے۔ باب دوم میں مرزا غلام احمد قادیانی کا اس عقیدے سے انحراف کو حوالوں کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ باب سوم سے باب دہم تک مرزا قادیانی کے توہین آمیز اور انتہا درجے کی گستاخانہ کلمات جو کہ اللہ کی شان، نبی ﷺ کی بابرکت ذات، انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام سے متعلق ہیں ان کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اور مکمل حوالوں کے ساتھ بات کی گئی ہے۔ باب گیارہ سے باب سولہ تک متفرق مضامین ہیں۔ جیسے کہ مرزا قادیانی کی انگریز پرستی اور جہاد کی تنسیخ، مسلمانوں پر کفر کے فتوے صادر کرنا اور معاشرتی بائیکاٹ، مرزا کے حالات زندگی کا مفصل بیان ان موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ باقی چار ابواب میں مرزا قادیانی کے دعاوی، اس کے پاس وحی لانے والے فرشتے، مرزا کے الہامات اور خواب جیسے موضوعات شامل ہیں۔ انبیاء کرام مختلف اقوام کی طرف مبعوث ہوئے۔ ان کی زبانیں بھی مختلف تھیں۔ وحی خواہ کسی بھی زبان میں ہو اس کی نظیر پیش کرنا کسی کے بس کی بات نہیں کیونکہ وہ اللہ کا کلام ہوتا ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں مرزا قادیانی کی نام نہاد وحی کے بہت سے نمونے پیش کیے ہیں اس کے مطابق اس پر عربی، اردو، فارسی، انگریزی اور عبرانی اور ایسی زبانوں میں بھی الہام ہوتے ہیں جن کا وہ مطلب تک نہیں جانتا اس کے کچھ الہامات کا تذکرہ ذیل میں ہے:

عبرانی الہام:

مرزا قادیانی عبرانی زبان میں بھی اپنے الہامات کا تذکرہ کرتا ہے براہین احمدیہ میں آتا ہے:

"هو شعنا نعسا"(9)

اس کے معنی کے بارے میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ یہ عبرانی زبان میں تو ہیں لیکن اس کے معنی مجھ پر نہیں کھلے۔

فارسی الہام:

فارسی زبان میں ایک الہام یوں ہے:

"مباش ایمن از بازی روزگار"[10]

(زمانے کی کھیل سے بے خوف نہ رہ۔)

کتاب کی دوسری جلد کے 14 ابواب ہیں۔ اس میں مصنف نے مرزا قادیانی کے حالات زندگی، اس کے خانگی حالات، اس کا متنازعہ اخلاق و کردار، اس کی شرمناک تحریریں، اس کی شعر و شاعری، اس کے استاد، مرید، بیماریاں، طب اورانجام ان تمام موضوعات کا احاطہ کیا ہے۔ اس کتاب کی تیسری جلد کے 9 ابواب ہیں۔ اس میں مصنف نے قادیانی اخلاق، لعنت بازی، مرزا قادیانی کے جھوٹ، تضادات، تحریفات اور مصنف کی طرف سے قادیانیوں کو لاجواب کرنے کے لیے قادیانیوں سے کرنے والے تیس سوالات کا بھی تذکرہ کرتے ہوئے عکسی حوالے بھی پیش کیے ہیں۔ جیسے کہ ایک سوال مصنف نے یوں اٹھایا ہے۔ مرزا قادیانی جہاد کی ممانعت کے بارے میں کہتا ہے:

"آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم سے بند کیا گیا"[11]

مصنف کہتے ہیں کہ قادیانی اگر سچے ہیں تو وہ اللہ کا وہ حکم دکھا دیں جس میں جہاد کی ممانعت ہے اور وہ قیامت تک نہیں دکھا سکیں گے۔ اس کتاب کی جلد چار کے 5 ابواب ہیں۔ اس میں مصنف نے مرزا قادیانی کی انگریز پرستی، حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن و سنت کے دلائل اور پھر اس پر قادیانیوں کی تاویل پر سیر حاصل کلام کیا ہے اور حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر 31 قادیانی اعتراضات کو بیان کر کے ان کے تفصیلی جوابات کو قرآن و حدیث رسول ﷺ اور خود مرزا قادیانی کی کتب سے ہی بیان کیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں جو منہج و اسلوب اختیار کیا ہے وہ سادہ اور عام فہم ہے جلد اول میں ہر باب کے آخر میں اہم نکات کا عنوان دے کر توہین یا گستاخی کو ایک ایک لائن میں نمبر شمار کے ساتھ لکھا ہے جو کہ قاری کو بہت آسانی سے مختصر انداز میں ان کے عقائد کو سمجھنے میں معاون ہو گا۔ اس کتاب میں مصنف نے عکسی حوالے ہر باب کے آخر میں دینے کے بجائے کتاب کے آخر میں نمبر شمار کے ساتھ دیے ہیں اور پھر وہ اقتباس اس کتاب میں جس صفحہ نمبر پر ہے اس کا دوبارہ ذکر بھی کیا ہے تاکہ قاری بآسانی اس کو دیکھ سکے۔ مصنف نے ان قادیانی کتب

کے عنوانات کے بھی عکس پیش کئے ہیں جہاں سے اقتباس لیا گیا ہے اور ہر حوالے کے ساتھ اس کو بار بار دینے کے بجائے ایک بار دینے پر اکتفا کیا ہے۔ مصنف نے ہر باب میں نمبر شمار کے ساتھ حالات وواقعات اور کفریہ عقائد وعبارتوں کو بیان کیا ہے اور پھر ان کے عکسی حوالے بھی نمبر شمار کی ترتیب سے ہی لگائے ہیں تا کہ تلاش میں آسانی رہے ساتھ ہی جس صفحہ پر وہ حوالہ ہے اس صفحے کا نمبر دیا ہے۔ مختصر یہ کہا جاسکتا ہے کہ مصنف نے اس کتاب کی تدوین میں خوب تحقیق اور محنت سے کام لیا ہے اور مصنف کی یہ کتاب رد قادیانیت میں بڑے اہم ہتھیار کی مانند ہے۔

۲۔ قادیانیت برطانوی سامراج کا خود کاشتہ پودا:

علم وعرفان پبلشرز، لاہور سے 2013ء میں شائع ہونے والی 648 صفحات پر مشتمل یہ کتاب قادیانیت کے مکروہ چہرے سے پردہ اٹھانے میں اپنی مثال نہیں رکھتی اس کتاب میں مصنف نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں سے ثابت کیا ہے کہ قادیانیت انگریز کا بویا ہوا فتنہ اور مذہب سے زیادہ ایک استعماری ضرورت کا نام ہے جو کہ حکومت برطانیہ کے اپنے مفادات کے حصول کے لیے تھے۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد حکومت برطانیہ مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے بہت خوفزدہ تھی اور اس بات سے بھی پوری طرح باخبر تھی کہ اس جذبہ کی وجہ سے ان کا مستقبل برصغیر پاک وہند میں محفوظ نہیں ہے لہذا اس مقصد کے لیے نئی نبوت کے فتنے کو اٹھایا گیا جس کے پس پردہ محرک تنسیخ جہاد کے فتوے کی ترویج تھا۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اس ضمن میں اپنے دعووں اور جہاد کی تنسیخ کے فتووں سے انگریز پرستی کا حق پوری طرح ادا کر دیا۔ یہ کتاب اس موضوع کا بڑی تفصیل سے احاطہ کرتی ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں جہاد کی اہمیت کو آیات قرآنیہ، احادیث مبارکہ ﷺ اور روایات کی روشنی میں ثابت کرتے ہوئے کچھ مشنری رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے اس نئی نبوت کی حکومت برطانیہ کے لئے اہمیت اور ضرورت کو ثابت کیا ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے دو اہم عنوانات کے تحت معلومات کے ذخیرے کو یکجا کر کے پیش کیا ہے۔ قادیانیت برطانوی سامراج کا خود کاشتہ پودا اس موضوع کے تحت مصنف نے تفصیل سے مرزا قادیانی کی انگریزوں سے وفاداری کا خاندانی پس منظر، اس حوالے سے ان کی خدمات، مرزا قادیانی کے انگریزوں کی حمایت میں تحریریں، اور مرزا قادیانی کس طرح اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ فرقہ مانتا ہے۔ ہر بات کو تفصیل سے حوالوں کے ساتھ ذکر کیا ہے جیسے کہ:

"میں زور سے کہتا ہوں اور میں دعویٰ سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان دیتا ہوں کہ باعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا اول درجہ کا وفادار اور جانثار یہی نیا فرقہ ہے جس کے اصولوں میں سے کوئی اصول گورنمنٹ کے لیے خطرناک نہیں،،[12]

دوسرا عنوان پاکستان کے خلاف قادیانی سازشیں اس عنوان کے تحت بھی مصنف نے کئی انکشافات کئے ہیں۔ اور کتاب کے آخر میں عکسی شہادتوں کا بھی اندراج ہے جس سے مصنف نے اپنے بیان کردہ حقائق کو ناقابل تردید بنایا ہے۔

۳۔ قادیانیوں کو لاجواب کیجئے!:

علم و عرفان پبلشرز، لاہور سے 2018ء میں چھپ کر منظر عام پر آنے والی یہ کتاب 657 صفحات پر مشتمل مناظرانہ اسلوب میں ہی مرتب کی گئی ہے۔ یہ کتاب مرزا قادیانی کے بے سروپا دعوے، تحریفات، تضادات، کذب و دجل اور ہرزہ سرائیوں کے متعدد نمونوں پر مشتمل ہے اور مصنف نے ان نمونوں کے حوالے بھی ساتھ ہی درج کئے ہیں۔ اس کتاب میں مصنف نے یہ اسلوب اختیار کیا ہے کہ ہر نمونے کے بعد قادیانیوں کو چیلنج کرتے ہوئے ایک سوال اٹھایا ہے کہ اگر وہ سچے ہیں تو اس کا جواب دیں جیسے کہ مصنف لکھتے ہیں:

''اگر کسی قادیانی کا دعویٰ ہے کہ مرزا نہ تو جھوٹ بولتا تھا نہ لکھتا تھا تو وہ ہمارا چیلنج قبول کرلے اگر ہم مرزا قادیانی کو جھوٹا ثابت نہ کر سکے تو ہر قسم کی سزا بھگتنے کو تیار ہیں اور اگر ثابت کر دیا تو پھر ہمارے حریف کو مرزا قادیانی پر لعنت کرنی ہو گی۔''(13)

اس کتاب کی ایک اور نمایاں بات یہ ہے کہ مصنف نے کتاب کے آخر میں قادیانیوں سے گفتگو یا مناظرے میں ان کو لاجواب کرنے کے لیے مرزا قادیانی کی 83 کتب جو کہ روحانی خزائن کے نام سے 23 جلدوں میں جمع ہیں۔ ان میں سے متنازعہ کلمات اور عبارات کا مکمل حوالوں کے ساتھ اندراج کیا ہے تاکہ بوقت ضرورت اس سے استفادہ کیا جاسکے۔ اور مصنف نے اس میں جو ترتیب اختیار کی ہے وہ یوں ہے کہ پہلے روحانی خزائن کی جلد نمبر اور کتاب کا نام لکھا ہے پھر مذکورہ کتاب میں سے متنازعہ عقائد اور کلمات لکھے ہیں اس کی آگے جلد نمبر اور صفحہ نمبر لکھا ہے۔ اس کاوش سے یہ سہولت ہو سکتی ہے کہ قادیانیوں سے ان کے متنازعہ عقائد کے بارے میں گفتگو کرنا نہ صرف آسان ہو جائے گا بلکہ دلائل کو موثر بھی بنایا جاسکتا ہے۔

۴۔ قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکا:

722 صفحات پر مشتمل یہ کتاب مرکز سراجیہ، لاہور سے 2015ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب قادیانیت سے متعلق متفرق موضوعات کا احاطہ کرتی ہے۔۔ کتاب کے آغاز میں مصنف نے ترتیب عنوانات کے نام سے ایک فہرست مرتب کی ہے جو کہ کتاب کے مندرجات کے بارے میں آگاہی دیتی ہے۔ اس کتاب کے مقصد تالیف پر روشنی ڈالتے ہوئے مصنف لکھتے ہیں:

”ضرورت اس بات کی تھی کہ کوئی ایسی یکسر منفرد کتاب تیار کی جائے جس میں اسلام کے بارے میں قادیانیوں کے پھیلائے ہوئے شکوک و شبہات اور من گھڑت تاویلات کا مفصل و مدلل جواب اور عالمانہ رد ہو۔ چنانچہ میں نے اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ دستاویز تیار کی ہے یہ تالیف گذشتہ چھبیس سالوں میں قادیانیوں سے ہونے والے مناظروں و مباحثوں اور اس سے حاصل ہونے والے مشاہدات و تجربات کا نچوڑ ہے“[14]

اس کتاب میں مصنف نے عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت، قادیانی عقائد، مرزا قادیانی کی علمی حیثیت قادیانی پیشگوئیاں، متنازعہ اخلاق و کردار، قادیانیت اعلی عدالتیں کیا کہتی ہیں؟، ظفر اللہ قادیانی اور ڈاکٹر عبد السلام کی اسلام دشمنی اور سازشیں، قادیانی جماعت کی پاکستان مخالف سازشیں، قادیانی فرقے اور 15 قادیانی مدعیان نبوت ان کے نام حالات زندگی، دعوے، انجام سب پر مختصر مگر جامع روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور بڑے حیرت انگیز انکشافات کئے ہیں جہاں اس کتاب میں اس طرح کے اہم مباحث حوالوں کے ساتھ موجود ہیں۔ وہاں پر قادیانیوں سے مناظرہ کس طرح سے کیا جائے مصنف نے اس پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اور بڑی تفصیل سے وضاحت کی ہے کہ مناظرہ کرتے ہوئے کن نکات پر توجہ دینی ضروری ہے اور کون سے ایسے سوالات ہیں جو مخاطب کو دنگ کر دیں گے اور مسلمان مناظر کو سرخرو کر سکتے ہیں۔ قادیانی متوقع اعتراضات کے جوابات کیا ہو سکتے ہیں اور آخر میں مصنف نے مناظرہ کو مؤثر بنانے کے حوالے سے نمبر شمار لگا کر اہم تجاویز بھی دی ہیں۔ جو کتب اس ضمن میں معاون ہو سکتی ہیں ان کی بھی نشاندہی کی ہے۔ یہ اس کتاب کی اہمیت و افادیت کا ایک بہت بڑا پہلو ہے۔

۵۔ علامہ اقبال اور فتنہ قادیانیت:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان سے 2005ء میں منظر عام پر آنے والی یہ کتاب 711 صفحات پر محیط ہے اور یہ کتاب جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے علامہ اقبال کی اس فتنے کے بارے میں آراء کا جائزہ پیش کرتی ہے۔ قادیانیت کی ہر دور میں یہی کوشش رہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اثر ورسوخ رکھنے والی شخصیات کو قادیانیت کے جال میں الجھالیں اس طرح سے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کے بھی قادیانیت سے متاثر ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس طرح قادیانیوں نے اس بات کی سر توڑ کوشش کی کہ علامہ اقبال قادیانیت سے متاثر ہو جائیں اور ابتدا میں علامہ اقبال جب ان کی اصلیت سے واقف نہیں تھے اس کو ایک سماجی تحریک سمجھتے تھے اور اس سے متاثر بھی تھے لیکن جب ان کے پس پردہ عزائم اور عقائد ان پر کھلے تو آپ ہی وہ اولین شخصیت ہیں جنھوں نے حکومت سے ان کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کیا کہ یہ وحدت ملت اسلامیہ کو توڑنے کا سبب بن رہے ہیں۔۔ آپ نے اپنے مضامین میں واشگاف الفاظ میں قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ جماعت قرار دیا اور اس مسئلے کا حل تجویز کرتے ہوئے فرمایا:

"میری رائے میں حکومت کے لیے بہترین طریقہ کار یہ ہو گا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کر لے جو کہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہو گا اور مسلمان ان سے ویسی رواداری سے کام لے گا۔ جیسے وہ باقی مذاہب کے معاملے میں اختیار کرتا ہے۔"(15)

ایک مقام پر آپ نے قادیانیت کو بہائیت سے بھی زیادہ خطرناک قرار دیتے ہوئے کہا:

"بہایت قادیانیت سے کہیں زیادہ مخلص ہے کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے لیکن مؤخر الذکر قادیانیت اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لیے مہلک ہے۔"(16)

قادیانیوں نے اس موقف کی بنا پر ہی آپ کی کردار کشی کرنے کے لیے دن رات ایک کر دیا۔ اس کتاب میں علامہ اقبال پر قادیانیوں کے لگائے گئے بہتانات کی حقیقت کو کھول کر بیان کیا گیا ہے اور بقول مصنف:

"زیر نظر کتاب حضرت علامہ اقبال کی بے داغ شخصیت پر قادیانیوں کی طرف سے کیے گئے بے جا اعتراضات اور رقیق حملوں کا دندان شکن جواب ہے۔"(17)

اس سلسلے میں مصنف نے مختلف عنوانات کے تحت اہل علم کے مضامین کو اکٹھا کیا ہے جیسے کہ عقیدہ ختم نبوت، مضامین اقبال، خطوط اقبال، تحریک آزادی کشمیر اور قادیانیت اس طرح کے عنوانات کے تحت مختلف مضامین کو اکٹھا کیا ہے۔ اور مضامین کے آخر میں حواشی کے عنوان سے نمبر شمار لگا کر مزید وضاحت بھی پیش کی ہے۔ اور حوالہ جات کا بھی ذکر کیا ہے۔ قادیانیت شکن شاعری کے عنوان سے علامہ اقبال کی شاعری کے نمونے ترجمے کے ساتھ دیے ہیں۔ علامہ اقبال اور فتنہ قادیانیت اس موضوع پر مصنف نے مختلف اقتباسات کو متعدد رسائل و کتب سے اکٹھا کیا ہے اور ہر ایک اقتباس کو ایک عنوان دیا ہے جس سے اس موضوع کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ اور اقتباسات کے مجموعے کے بعد حواشی میں نمبر شمار لگا کر مزید وضاحت بھی پیش کی گئی ہے جو اس کتاب کو بہت موثر بناتی ہے۔

۶۔ تحفظ ختم نبوت اہمیت اور فضیلت:

ادارہ تالیفات ختم نبوت، لاہور سے 2009ء میں شائع ہونے یہ کتاب تحریک ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے کی اہمیت و فضیلت کو اجاگر کرتی ہے۔ 511 صفحات پر مشتمل اس کتاب کے آغاز میں مصنف نے ایک تفصیلی فہرست مرتب کی ہے جو دس صفحات پر مشتمل ہے اور اس کتاب کے مندرجات کے بارے میں بڑی حد تک آگاہی دیتی ہے۔ اس کتاب کے آغاز میں مصنف نے مقام مصطفی ﷺ پر قرآن و حدیث اور روایات کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ جیسے کہ ایک مقام پر مصنف انجیل برناباس کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میرے بعد وہ ہستی تشریف لائے گی جو تمام نبیوں اور نفوس قدسیہ کے لئے آب وتاب ہے اور پہلے انبیاء نے جو باتیں کی ہیں ان پر روشنی ڈالے گی۔ کیونکہ وہ اللہ کا رسول ہے۔۔۔۔۔ میں تو اس لائق بھی نہیں کہ اللہ کے اس رسول ﷺ کی جوتیوں کے تسمے جھک کر کھولوں۔ اس کی تخلیق مجھ سے پہلے ہوئی اور تشریف میرے بعد لائے گا۔ وہ سچائی کے الفاظ لائے گا اور اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہو گی۔"(18)

اس کے بعد کتاب کے نام کی مناسبت سے عقیدہ ختم نبوت کے موضوع کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں واضح کیا ہے۔ عہد رسالت ﷺ اور عہد صحابہ کے جھوٹے مدعیان نبوت کا تعارف، نبوت کا آغاز و ارتقاء، اس کا پس منظر، اس دور کے حالات و واقعات اور ان کا انجام اور صحابہ کا جہاد اس عنوان سے اس فتنے کی تاریخ کو کتب تفاسیر و کتب تاریخ جس میں امہات الکتب بھی ہیں اور دور حاضر کی کتب بھی ان کی مدد سے واضح کیا ہے۔ اس سب پر جامع اور سیر حاصل معلومات فراہم کی ہیں۔ ساتھ ساتھ حوالوں کا بھی تذکرہ موجود ہے۔ جو اس کتاب کی بڑی نمایاں خوبی ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت اور ہرزہ سرائیوں کے عنوان سے مرزا قادیانی کے دعویٰ کے پس پردہ محرکات کو واضح کرتے ہوئے کئی دل آزار تحریروں کا تذکرہ حوالوں کے ساتھ کیا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالی کی توہین، نبی کریم ﷺ کے بارے میں توہین آمیز خیالات، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی اس کے اپنے الفاظ کے آئینے میں اور پھر کس دیدہ دلیری سے مرزا قادیانی نے حدیث قدسی کو خود سے منسوب کیا ہے۔ اس کا بھی مکمل حوالے کے ساتھ ذکر کیا ہے:

"لولاک لما خلقت الافلاک" (19)

ترجمہ: اے مرزا اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو بھی پیدا نہ کرتا۔

16 صحابہ کرام کے قبول اسلام اور استقامت کے واقعات کو بھی اس کتاب میں خاص جگہ دی گئی ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے متعدد بزرگان دین نے اس عقیدے کے تحفظ میں جو نمایاں کارنامے سرانجام دیے تھے ان کا مفصل ذکر موجود ہے اس عقیدے کے تحفظ کے لیے سرگرم ہونے کی اہمیت وافادیت پر ان بزرگان دین کے اقوال پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ 1953ء کی تحریک ختم نبوت کے ایمان افروز واقعات خود مجاہدین ختم نبوت کی آپ بیتیاں یا پھر آنکھوں دیکھا حال ان کا بھی بیان ہے۔ اسی طرح تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور گستاخ رسول ﷺ کا انجام اس حوالے سے بھی متعدد واقعات عہد رسالت ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی غیرت سے متعلق ہو یا بعد کے ادوار میں ان کا بھی بیان ہے مصنف نے اس ضمن میں مصنف کا نام اور کتاب کے نام کا تذکرہ کرنے کے بعد ہی واقعے کو بیان کیا ہے اور ساتھ ساتھ اس کی مناسبت سے حدیث اور روایات کا بھی ذکر کیا ہے۔ مصنف نے کتاب میں اپنی آراء کو بھی جگہ دی ہے اور اس عقیدے کے

تحفظ میں اپنا حصہ ڈالنے کے لیے مسلمانوں کو متحرک بھی کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں مصنف نے ماخذ و مصادر کی فہرست مرتب کی ہے جو کہ اس کتاب کی علمی حیثیت کا پتہ دیتی ہے۔ مصنف نے بنیادی کتب کے ساتھ ساتھ ثانوی کتب سے بھی بھرپور استفادہ کیا ہے اور رسائل و جرائد کو بھی اپنی فہرست میں جگہ دی ہے۔ اور مصنف نے 14 رسائل کے نام بھی دیے ہیں جن سے اس کتاب کی تالیف میں استفادہ کیا گیا ہے۔

۷۔ قادیانیت سے اسلام تک:

علم و عرفان پبلشرز، لاہور سے منظر عام پر آنے والی یہ کتاب 494 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے سن اشاعت کا ذکر موجود نہیں ہے۔ یہ کتاب ایسے لوگوں کی داستانوں پر مبنی ہے جنہوں نے قادیانیت کو خیر باد کہہ کر اسلام کے دامن میں پناہ لی۔ مصنف لکھتے ہیں:

"زیر نظر کتاب ایسے ہی خوش بخت اور فرخندہ اقبال لوگوں کی ایمان افروز داستانوں سے مزین ہے جو قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام کی دولت سے مالا مال ہو کر شاہراہ ایمان پر گامزن ہوئے۔ یہ حضرات اپنے ماحول میں جن کیفیتوں سے دوچار ہوئے، اسے انھوں نے حساس قلم کے ساتھ قلم بند کیا۔ یہ تحریریں دراصل قادیانیت کی اصل "تصویریں" ہیں جو ان کے بیدار دل اور روشن آنکھوں نے قرطاس پر اتاری ہیں"[20]

اس کتاب کو مصنف نے اس انداز سے مرتب کیا ہے کہ اس میں تحریر سے زیادہ تحقیق و ترتیب کا دخل ہے اور قادیانیت سے تائب ہونے والوں کی آپ بیتیوں کو مجموعہ ہے۔ لیکن آپ بیتی کے آغاز سے قبل مصنف نے اس شخص کا مختصر تعارف اور تحفظ ختم نبوت کے میدان میں اس کی خدمات پر مختصر تبصرہ بھی کیا ہے۔ ان آپ بیتیوں پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے پر قادیانیت سے تائب ہونے کے لئے بڑے دلائل ہیں۔

۸۔ قادیانیت ہماری نظر میں:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان سے شائع ہونے والی یہ کتاب سن اشاعت کا ذکر نہیں ہے۔748 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں قادیانیت پر مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے نمائندہ افراد کے خیالات و تاثرات اور انکشافات کو یکجا کر کے کتابی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ مصنف نے کتاب کی ابتداء میں عنوانات کی فہرست مرتب کی ہے اور ہر عنوان کے تحت ایک مخصوص طبقے کی آراء کو یکجا کیا ہے جیسے کہ علماء کرام، جج صاحبان، ادیب، شاعر، صحافی، غیر مسلم شخصیات، سابق قادیانی، ارباب اقتدار، دانشور اور مختلف فتاوی جات کو بھی یکجا کیا ہے۔ کتاب کی ابتداء میں قرآن کریم کی آیت مبارکہ اور حدیث رسول ﷺ بیان کی ہے پھر ایک ایک طبقے کی آراء کو یکجا کیا ہے اور ساتھ حوالہ جات کا تفصیل سے بیان ہے۔ اسی طرح ساری کتاب میں یہی ترتیب برقرار رکھی ہے اور کتاب کے آخر میں فہرست عنوانات کا

الگ سے مفصل ذکر ہے جس میں کتاب میں بیان کی گئی تمام آراء، فتاوی جات، قراردادیں اور عدلیہ کے فیصلے سب صفحات کے نمبر شمار لگا کر بیان کئے ہیں تا کہ اس صفحے پر جا کے قاری دوبارہ بھی دیکھ سکے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ مصنف نے اس کتاب میں مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کی قادیانیت کے بارے میں آراء کو ان صفحات میں یکجا کر دیا ہے۔ جو کہ ایک اہم علمی و تحقیقی اثاثہ ہے۔

۹۔ کامیاب مناظرہ:

255 صفحات پر مشتمل اس کتاب کی اشاعت علم و عرفان پبلشرز، لاہور سے 2010ء میں ہوئی۔ مصنف کے مناظرانہ منہج و اسلوب کی نمائندہ یہ کتاب در حقیقت ایک مناظرے کی روداد ہے جو کہ مصنف اور شاہد بشیر قادیانی قادیانی جماعت کا ایک انتہائی اہم اور سرگرم ترین رکن میں ہوا۔ اور مصنف نے اس میں مکمل تفصیل بیان کی ہے کہ کیا صورت حال پیش آئی۔ اور کون کون سے دلائل تھے جو مصنف نے شاہد بشیر قادیانی کو دیے۔ اس کو کس طرح لاجواب کیا اور پھر وہ قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔ یہ پوری کتاب اس تفصیل پر ہی مبنی ہے۔

۱۰۔ قادیانیت کی عریاں تصویریں:

انٹرنیشنل انسٹیٹوٹ آف تحفظ ختم نبوت، لاہور سے 2008ء میں شائع ہو کر منظر عام پر آنے والی اس کتاب کے 373 صفحات ہیں۔ اس کتاب میں مصنف نے مختلف شخصیات کے 28 مضامین کو اکٹھا کیا ہے۔ جو کہ قادیانیوں کے متنازع اور شرمناک اخلاق و کردار پر روشنی ڈالتی ہیں۔ اور اس میں ایسے حیران کن حد تک شرمناک انکشافات ہیں کہ انسان سن کر دنگ رہ جاتا ہے۔ تقدس کے لبادے میں کس طرح شیطانیت کارفرما ہے اس کی عمدہ وضاحت ہے۔ اور جو حقائق اور واقعات اس کتاب میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے بارے میں مصنف لکھتے ہیں:

"قادیانی خفیہ گوشوں پر قلم اٹھانا اور ان تک رسائی حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ لیکن یہ تمام حقائق مستند ذرائع سے اکٹھے کئے گئے ہیں اس کتاب میں درج حقائق کو ناقابل تردید ثبوت اور دلائل کی موجودگی میں غلط نہیں کہا جا سکتا۔ سچ ہمیشہ غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا"(21)

اور یہ مضامین تحقیقی نوعیت کے حامل بھی ہیں کیونکہ ان میں حوالہ جات کا بھرپور اہتمام ہے۔ مختصر یہ کہا جا سکتا ہے کہ مصنف نے اپنی دیگر کتب میں مرزا غلام احمد قادیانی کی غیر اسلامی تعلیمات کا پول کھولا ہے۔ جبکہ اس کتاب کے ذریعے مصنف نے قادیانیوں کی قیادت کے لرزہ خیز مظالم اور گناہوں سے بھرپور زندگی کو بے نقاب کیا ہے اور اس کتاب کے ذریعے قادیانیوں کو آئینہ دکھانے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔

۱۱۔احمدی دوستو! تمہیں اسلام بلاتا ہے:

انٹر نیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان، لاہور سے شائع ہونے والی یہ کتاب اس کے سن اشاعت کا ذکر نہیں ہے 453 صفحات پر مشتمل مناظرانہ رنگ میں رنگی ہوئی مرزا قادیانی کے دعوؤں اور تحریروں کے تجزیے پر مبنی ہے۔ اور ان کے تضادات اور تحریفات کو ایسے دلائل سے پیش کیا ہے جن کا رد قادیانیوں کے لیے آسان نہیں۔ مصنف اس کتاب کی وجہ تالیف کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"دعوت حق کے جذبے سے خوش اخلاقی کے ماحول میں پیش کئے دلائل وبراہین قاطع کا جواب نہیں۔ دلیل اور اخلاق کے ہتھیار سے آپ سب کچھ فتح کر سکتے ہیں میں نے یہ کتاب اس جذبے اور سوچ کے تحت تحریر کی ہے"[(22)]

مصنف نے مرزا قادیانی کی کتب سے کئی اقتباسات پیش کر کے قادیانیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ان تضادات پر غور کریں اور فیصلہ کریں کہ وہ کہاں پر کھڑے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ اپنی رائے کا بھی ذکر کیا ہے اور سوالات بھی اٹھائے ہیں۔ جیسے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالی کے جلیل القدر نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بڑی جسارت اور دیدہ دلیری سے یوں لکھا ہے:

"آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی ادنیٰ، ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا، اپنے نفس کو جذبات سے نہیں روک سکتے تھے"[(23)]

دوسرے مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے:

"مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے"[(24)]

مصنف نے اس پر سیر حاصل کلام کیا ہے کہ مرزا قادیانی نے جلیل القدر رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں حد سے زیادہ گستاخی کی ہے[(نعوذ باللہ)] اور دوسری طرف کہتا ہے کہ وہ مثل مسیح ہے۔ تو اس کا یہ دعویٰ عقل و دانش کے میزان میں کیا وزن رکھتا ہے؟ قادیانی وضاحت کریں کہ مرزا قادیانی کے اس دعویٰ کی پھر کیا حیثیت رہ جاتی ہے ہے؟ مثال کے طور پر مصنف لکھتے ہیں کہ:

"مرزا صاحب کے ان مذکورہ بالا دعوؤں کے باعث سوال پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی تحریروں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جن نازیبا اور غیر اخلاقی الزامات کی بوچھاڑ کی ہے کیا وہ خود اس کی زد میں نہیں آتے؟"[(25)]

کتاب میں جابجا مصنف نے قادیانیوں کو مخاطب کر کے ان کو مرزا قادیانی کی تحریروں کا غیر جانبداری سے مطالعہ کرنے پر مائل کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں تفصیل سے عکسی حوالوں کا بھی بیان ہے اور حوالوں کو نمبر شمار کے ساتھ اور پوری

عبارت سے مذکورہ حصے کو نشان لگا کر واضح بھی کیا ہے۔ اور اس طرح سے اپنے بیان کردہ حقائق کو ناقابل تردید بنانے کی بھرپور سعی کی ہے۔ اور اس میں وہ بڑی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں۔

۱۲۔ ربوہ و قادیان جو ہم نے دیکھا:

انٹر نیشنل انسٹیٹیوٹ آف تحفظ ختم نبوت، لاہور سے چھپ کر سامنے آنے والی یہ کتاب 495 صفحات پر مبنی اور تیس اہل علم کے مضامین کا مجموعہ ہے اس کتاب کے سن اشاعت کا بھی ذکر نہیں ہے۔ یہ مضامین انکشافات کی مانند ہیں اور ان کا مقصد قادیانیوں کے کفر و ارتداد پر دلائل سے ثابت کرنا ہے۔ اس کتاب کے بارے مصنف لکھتے ہیں:

"ان دونوں شہروں کے بارے میں حالات و تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے دانشوروں کے تہلکہ خیز انکشافات، ناقابل یقین حقائق اور چشم کشا واقعات پر مشتمل ہوشربا مشاہدات و تجربات کا آنکھوں دیکھا حال پیش خدمت ہے"[26]

ربوہ اور قادیان دونوں شہروں کی تاریخ اور حالات و واقعات سے متعلق مشاہدات و انکشافات، ظلم کی داستانیں، ان کے کلچر کے آنکھوں دیکھے احوال پر مبنی اس کتاب میں مصنف نے ایسے ہی مضامین کو یکجا کیا ہے۔ کتاب کے آغاز میں ان مضامین کے مصنفین کے نام کے ساتھ فہرست مرتب کی ہے اور کتاب میں مصنف نے یادگار نظمیں کے عنوان سے رد قادیانیت پر مختلف شعراء کی نظموں کو بھی اکٹھا کیا ہے۔ اور کتاب کے آخر میں ماخذ و مصادر کی فہرست سے اس کتاب کی علمی حیثیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ مصنف نے کتب کے ساتھ ساتھ دو قادیانی ویب سائٹس کو بھی اپنے ماخذ میں بیان کیا ہے۔

۱۳۔ معلومات ختم نبوت:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ننکانہ صاحب سے 2009ء چھپ کر منظر عام پر آنے والی یہ کتاب 114 صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف نے اپنی دیگر کتب میں مرزا قادیانی اور اس کے خلفاء کے بیانات اور تحریروں کی روشنی میں مرزا قادیانی کے دجل و فریب پر دلائل ثبت کئے ہیں۔ اس کتاب میں مصنف نے ایک مختلف اسلوب اختیار کیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں عقیدہ ختم نبوت سے متعلق معلومات کو سادہ و عام فہم انداز میں مختصر سوالات اور جوابات کی شکل میں جمع کیا ہے جو کہ قاری کے لئے بڑی دلچسپی کا باعث ہے۔ یہ کتاب 350 سے زائد سوالات و جوابات کا مجموعہ ہے۔ جس میں مصنف نے عقیدہ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت، عظمت صحابہ کرام، حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام، فتنہ قادیانیت اور اس کا مرکزی کردار مرزا غلام احمد قادیانی سے متعلق اہم اور بنیادی معلومات، ان کے گستاخانہ عقائد و کلمات اور قادیانیت آئین و قانون کی نظر میں ان عنوانات کے تحت معلومات کے ذخیرے کو ایک کتاب میں سمیٹ دیا ہے۔ مصنف اس کتاب کی افادیت پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی شر انگیزیوں کے پیش نظر ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ اس عقیدہ سے آگہی اور شعور فراہم کیا جائے۔ اس اہم موضوع پر بے شمار کتابیں شائع ہو چکی ہیں لیکن زیر نظر کتاب "معلومات ختم نبوت" اس لحاظ سے اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے کہ یہ تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر لکھی جانے والی خاص اور اہم کتابوں کا نچوڑ ہے۔"[(27)]

کتاب میں مصنف نے کچھ تصاویر بھی دی ہیں۔ جو نہ صرف قادیانی تحریفات، اسرائیل دوستی اور قادیانیوں کی پاکستان دشمنی پر دلالت کرتی ہیں بلکہ قادیانیوں کو لاجواب کرنے کا موثر ہتھیار بھی ہیں۔ کتاب کے آخر میں مصنف نے ان سوالات کی تیاری میں جن مآخذ و مصادر سے استفادہ کیا ہے۔ ان کی فہرست بھی دی ہے جو اس کتاب کی علمی حیثیت کا بڑا ثبوت بھی ہے۔ مآخذ و مصادر کی فہرست میں مصنف نے "قادیانی مآخذ" کے عنوان سے مرزا غلام احمد قادیانی کی 83 کتابیں جو روحانی خزائن کے نام سے 23 جلدوں میں ہیں ان کے ساتھ مرزا قادیانی کی ایک اور کتاب "تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات" اور دو کتب جو مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی ہیں ان کا بھی تذکرہ ہے۔

۱۴۔ فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے:

534 صفحات پر مشتمل یہ کتاب علم و عرفان پبلشرز، لاہور سے 2002ء میں منظر عام پر آئی۔ 2022ء میں مصنف کی یہ کتاب قابل ذکر اضافوں کے ساتھ عالمی مجلس ختم نبوت، ملتان سے دوبارہ شائع ہوئی ہے اور اب یہ کتاب 2 جلدوں پر مشتمل ہے۔ جلد اول 492 صفحات پر مبنی ہے اور جلد دوم 574 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ایک علمی نوعیت کی کتاب ہے جو کہ لاہور ہائی کورٹ، سپریم کورٹ، وفاقی شرعی عدالت اور کوئٹہ ہائی کورٹ کے 1981ء سے لے کر 1999ء تک کے فتنہ قادیانیت کے خلاف 12 اہم اور تاریخی یادگار فیصلوں سے مزین ہے۔ یوں تو فتنہ قادیانیت کے رد میں قرآن اور سنت کے احکامات ہی قطعی دلیل کی مانند ہیں اور ان کے بعد کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن پاکستان میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے استیصال کے لیے کی گئی قانون سازی کی درست تشریح اور تعبیر میں ان عدالتوں کے کیے گئے فیصلے بڑی اہمیت اور افادیت کے حامل ہیں۔ اور اس پس منظر میں ہی مصنف نے ان کو اس کتاب میں یکجا کیا ہے مصنف نے اس کتاب میں جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ اس طرح سے ہے کہ کتاب کے آغاز میں ایک فہرست مرتب کی ہے۔ اس میں عدالت کا نام اور فیصلے دینے میں جو ججز شریک تھے ان کے نام لکھے ہیں۔ مصنف نے دل کی بات کے عنوان سے مقدمے کا پس منظر، احوال اور نتیجہ جامع انداز سے بیان کیا ہے اور عدالت کے فیصلے کو پٹیشن دائر کرنے والے کے نام، ججز کی تعداد اور تاریخ سماعت سب تفصیل کے ساتھ جمع کیا ہے۔ اور جو فیصلہ ججز کی طرف سے دیا گیا ہے اس کا بھی مکمل ذکر کیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہا جا سکتا ہے یہ کتاب بڑی اہم اور تاریخی دستاویز کی حیثیت کی حامل ہے۔

نتائج:

حق و باطل کی جنگ ازل سے جاری ہے اور رشد و ہدایت کا منبع اللہ کی طرف سے نبوت کو قرار دیا۔ تمام انبیاء اپنے ادوار میں دعوت و تبلیغ کا فریضہ سر انجام دیتے رہے اور سب کی دعوت ایک ہی تھی کہ اللہ واحد و لاشریک ہے اور یہ پیغام نبی کریم ﷺ کی بعثت کے ساتھ دوبارہ سے دہرایا گیا اور دین کی تکمیل کر کے دائمی ہدایت مکمل طور پر اتار دی گئی۔ تو پھر نئے نبی کی نہ ضرورت رہی نہ ہی اہمیت اور یہی اسلام کا عقیدہ ختم نبوت ہے۔ امت مسلمہ اس معاملے پر کبھی دو رائے کا شکار نہیں ہوئی اور جس نے اس عقیدہ میں تشکیک پیدا کرنے کی کوشش کی اس کو امت مسلمہ سے کاٹ کر الگ کر دیا گیا۔ نبی کریم ﷺ کے عہد میں انکار ختم نبوت کے فتنے نے سر اٹھایا تو آپ ﷺ نے اس کے استیصال کی راہ دکھا کر عملی سبق دیا۔ اس وقت سے آج تک امت اس عقیدہ کے تحفظ سے ایک لمحے کے لیے بھی غافل نہیں ہوئی۔ انیسویں صدی میں اٹھنے والا فتنہ قادیانیت بھی انکار ختم نبوت کے سلسلے کی ایک کڑی ہے اور اس فتنے کے سر اٹھاتے ہی اکابرین امت ہر ممکن طریقہ سے خواہ تقریر ہو یا تحریر اس کے خلاف بر سر پیکار ہیں۔ ایسے مجاہدین کا احسان ہے کہ انہوں نے آنے والی نسلوں کو دریائے ارتداد میں ڈوبنے سے بچایا۔ اس ضمن میں ہی عصر حاضر میں متحرک معروف نام محمد متین خالد بھی ہیں۔ جو اپنی تصانیف کی مدد سے بھرپور انداز سے اس عقیدے کے تحفظ میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ ان کی اس موضوع پر کتب اس عقیدے کے تحفظ کی اہمیت، گستاخانہ عقائد، قابل اعتراض اخلاق و کردار نیز اسلام دشمنی اور اس کے پس پردہ محرکات کو سمجھنے کیلئے سادہ و عام فہم انداز میں مرتب کی گئی ہے اور فتنہ قادیانیت پر کاری ضرب کی مانند ہیں۔ ان کی کتب اس عقیدے کے تحفظ میں بلاشبہ علمی ادب میں بہت اہم اضافہ اور اثاثہ ہیں۔

حوالہ جات

القرآن الکریم

1. کیرانوی، وحید الزمان قاسمی، مولانا، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات، لاہور، ص:1104
2. افریقی، ابن منظور، لسان العرب، نشر ادب العوذہ، قم ایران، 1405ھ، باب م، فصل خ، ج:12، ص:165
3. کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا، معارف القرآن، مکتبہ المعارف دار العلوم حسینیہ شہداد پور، 1422ھ، ج:6، ص:292
4. ابراہیم انیس، المعجم الوسیط، مجمع اللغۃ العربیۃ، مصر، 2004، ص:598
5. الاحزاب (33) 40
6. الترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، امام، الجامع الترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء لا تقوم الساعہ حتی یخرج کذابون، حدیث نمبر:2219

7. انٹرویو، حرا طارق، محمد متین خالد صاحب، محمد متین خالد کے ابتدائی حالات، شاہین کالونی، والٹن لاہور کینٹ، 12 جولائی 2021، بروز سوموار بوقت 08:15pm
8. محمد متین خالد، ثبوت حاضر ہیں!، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، 2010، ج:1 ص:85
9. ایضا، ص:410
10. ایضا، ص:416
11. ایضا، ج:3، ص:352
12. ایضا، قادیانیت برطانوی سامراج کا خود کاشتہ پودا، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، 2013، ص:130
13. ایضا، قادیانیوں کو لاجواب کیجئے!، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، 2018، ص:87
14. ایضا، قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ، مرکز سراجیہ، لاہور، 2015ء، ص:10
15. مفتی تقی عثمانی، مولانا سمیع الحق، قادیانی فتنہ اور ملت اسلامیہ کا موقف، ختم نبوت اکیڈمی، لندن 2005ء، ص:109
16. مشتاق احمد چنیوٹی، مولانا، تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان، س۔ن، ص:278
17. محمد متین خالد، علامہ اقبال اور فتنہ قادیانیت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، 2005، ص:19
18. ایضا، تحفظ ختم نبوت اہمیت و فضیلت، ادارہ تالیفات ختم نبوت، لاہور، 2009، ص:27
19. ایضا، ص:97
20. ایضا، قادیانیت سے اسلام تک، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، س۔ن، ص:32
21. ایضا، قادیانیت کی عریاں تصویریں، انٹرنیشنل انسٹیٹوٹ آف تحفظ ختم نبوت، لاہور، 2008ء، ص:18
22. ایضا، احمدی دوستو! تمہیں اسلام بلاتا ہے، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان، س۔ن، ص:9
23. مرزا غلام احمد قادیانی، انجام آتھم، روحانی خزائن (11/289) مطبع پنجاب پریس، سیالکوٹ، ص:289
24. ایضا، مجموعہ اشتہارات، الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ، ربوہ، س۔ن، ج:1، ص:231
25. محمد متین خالد، احمدی دوستو! تمہیں اسلام بلاتا ہے، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان، س۔ن، ص:40
26. ایضا، ربوہ اور قادیان جو ہم نے دیکھا، انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف تحفظ ختم نبوت، لاہور، س۔ن، ص:8
27. ایضا، معلومات ختم نبوت، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، 2010، ص:8